عین الھدایہ چہارم

اُردُو شرح ہدایہ

از

مولانا سید امیر علیؒ (مرحوم)

مترجم فتاویٰ عالمگیری

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

نام کتاب ———— عین الہدایہ
باہتمام ———— مقبول الرحمان
ناشر ———— مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
مطبع ———— گنج شکر پریس
طبع اوّل ———— جنوری ۱۹۹۲ء

تو اصح یہ ہے کہ اس شرب کو ایسی زمین سے ساتھ ملا دے جس کے واسطے شرب نہیں ہے، پھر زمین کے مالک کی اجازت سے زمین مع شرب کے فروخت کرے۔ پھر دیکھا جائے کہ زمین کی مع شرب کے کیا قیمت ہے اور بغیر شرب کے کیا قیمت ہے، تو جو کچھ فرق ہو وہی ادائے قرضہ میں دیا جائے۔ اور اگر امام کو ایسی زمین نہ ملے تو میت کے ترکہ پر ایسی زمین خریدے جس میں شرب نہیں ہے پھر اس شرب کو اس زمین کے ساتھ ملا کر دونوں کو فروخت کر دے۔ پھر اس ثمن میں سے زمین کے دام دے کر جو کچھ بچے وہ ادائے قرض میں دے دے۔ اگر کسی شخص نے اپنی زمین سینچی یا اس کو پانی سے بھر دیا۔ پس اس کا پانی بہ کر کسی شخص کی زمین میں پہنچا اور اس کو غرق کر دیا یا اس پانی سے کسی پڑوسی کی زمین نمناک ہو گئی تو اس پر تاوان واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس نے کوئی تعدی نہیں کی۔ واللہ اعلم۔ ف حتیٰ کہ اگر تعنت کے طور پر اپنی زمین میں پانی بھرے تو ضامن ہونا چاہیئے۔ م۔

کتاب الاشربۃ

یہ کتاب نشیلی شرابوں کے بیان میں ہے۔

شراب۔ لغت میں ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو پی جائے خواہ حرام ہو یا حلال ہو۔ اور اہل شرع کے استعمال میں ایسی چیز کے ساتھ مخصوص ہے جس کا پینا حرام ہے۔ **سمی بها وهي جمع شراب لما فيه من بيان حكمها**۔ اور اس کا نام کتاب الاشربہ رکھا گیا، اور اشربہ جمع شراب ہے، کیونکہ اس میں حکم شراب کا بیان ہے۔ **قال الاشربة المحرمة اربعة الخمر وهي عصير العنب اذا غلا واشتد وقذف بالزبد والعصير اذا طبخ حتى يذهب اقل من ثلثيه وهو الطلاء المذكور في الجامع الصغير ونقيع التمر وهو السكر ونقيع الزبيب اذا اشتد وغلا**۔ شرابہائے محرمہ چار ہیں۔ اوّل خمر، اور وہ شیرۂ انگور ہے جبکہ جوش کھا کر تندی و اشتداد لا دے اور جھاگ ڈالے۔ اور دوم شیرۂ انگور، جب پکایا جائے یہاں تک کہ دو تہائی سے کم اُڑ جائے، اور اسی کا نام طلاء ہے جو جامع صغیر میں مذکور ہے۔ اور سوم نقیع التمر، جبکہ جوش کھا کر اشتداد لا دے اور اسی کا نام سکر ہے۔ اور چہارم نقیع الزبیب، جبکہ جوش کھا کر اشتداد لا دے۔ ف۔ نقیع التمر یہ کہ چھوارے پانی میں بھگو دے، اور اس میں شیرینی نکل کر اتنی دیر تک تاخیر ہو کہ گرمی سے پھین آوے، اور تند ہو کر مسکر ہو جاوے۔ اور نقیع الزبیب انگور کا اسی طرح شیرہ پانی میں نکالا جاوے کہ جھاگ سے تند و مشتد ہو جاوے۔ **اما الخمر فالكلام فيها في عشرة مواضع احدها في بيان مائيتها وهي التي من ماء العنب اذا صار مسكرا وهذا عندنا وهو المعروف عند اهل اللغة واهل العلم وقال بعض الناس هو اسم لكل مسكر لقوله عليه السلام كل مسكر خمر وقوله عليه السلام الخمر من هاتين الشجرتين واشار الى الكرمة والنخلة ولانه مشتق من مخامرة العقل وهو موجود في كل مسكر**۔ ہر ایک کی تفصیل یہ ہے کہ اوّل خمر کا بیان ہے، اور خمر کے بارہ میں دس مقام پر کلام ہے۔ مقام اوّل۔ اس کی ماہیت کا بیان، یعنی وہ کیا چیز ہے تو جاننا چاہیئے کہ وہ خام آب انگور ہے، یعنی انگور کا کچا پانی جبکہ مسکر ہو جائے۔ اور یہ ہمارے نزدیک ہے۔ اور یہی اہل اللغت و اہل العلم کے نزدیک معروف ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا یعنی امام مالکؒ و شافعی رہ نے کہا کہ خمر ہر مسکر کا نام ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسکر خمر ہے۔ رواہ مسلم واحمد وابن حبان وعبدالرزاق من حدیث ابن عمر رضہ۔ اور اس دلیل سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر ان دونوں درختوں سے ہے، اور آپ نے درخت انگور و خرما کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ مسلم و

اس کے کہ آگ سے پکایا جاوے۔ اور احادیث میں نبیذ التمر والزبیب پینا جو مذکور ہے وہ اس وقت کہ چند دانہ خرمایا انگور ڈال دیئے جس سے پانی میں شیرینی آگئی، اور رقیق رہا بدوں جھاگ و جوش کے، حتیٰ کہ جب دیر ہوئی تو وہ نہیں جائز ہے۔ یعنی جب جوش سے گاڑھا پڑ جاوے تو حرام ہے۔ وتیاتی فیہ خلاف الاوزاعی اور اس میں بھی امام اوزاعی رح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ ف یعنی ان کے نزدیک خمر نہ ہونے سے حلال ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ہمارے نزدیک حرام ہے۔ وقد بینا المعنی من قبل۔ اور ہم وجہ حرمت کو سابق میں بیان کر چکے ہیں ف کہ اس میں لذت و مبرد رہے جس پر فساق جمع ہوتے ہیں۔ پس ظاہر ہوا کہ خمر کی طرح ہمارے نزدیک بادہ۔ اور منصف اور سکر ونقیع انگور سب حرام ہیں۔ الا ان حرمۃ ھٰذہ الاشربۃ دون حرمۃ الخمر۔ لیکن خمر و دیگر شرابوں میں چند احکام کا فرق ہے کہ خمر کی حرمت قوی ہے۔ اور ان چیزوں کی حرمت اس سے ضعیف ہے۔ حتی لا یکفر مستحلھا ویکفر مستحل الخمر۔ حتیٰ کہ جو کوئی ان شرابوں کو حلال سمجھے تو اس کو کافر نہیں ٹھہرایا جائے گا، اور خمر کے حلال سمجھنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا۔ لان حرمتھا اجتھادیۃ وحرمۃ الخمر قطعیۃ۔ اس واسطے کہ ان شرابوں کی حرمت اجتہادی ہے اور شراب خمر کی حرمت قطعی ہے ف اور قطعی حرام کو جو حلال سمجھے وہ کافر ہے۔ اور جس چیز کی حرمت میں اجتہاد جاری ہو، اور اس کے حرام ہونے پر اجماع نہ ہو تو اس کے حلال سمجھنے والے کو کافر نہیں کہہ سکتے ہیں اگرچہ وہ گمراہ قرار دیا جائے گا۔ پھر یہاں یہ کلام ہے کہ اگر سکر کے حرام ہونے پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے، جیسا کہ مصنف رح نے ذکر کیا تو اجماع قطعی کے انکار سے کافر ہونا چاہیئے۔ اور جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اجماع ہم تک متواتر منقول نہیں ہوا بلکہ خبر الواحد ہے تو ایسا اجماع قطعی نہیں ہوتا ہے کیونکہ مدار تو ثبوت پر ہے، حتیٰ کہ حدیث اگر متواتر ثبوت ہو جاوے تو وہ مثل قرآن مجید کے ہے۔ پس فرق ظاہر ہوا کہ خمر کا حرام ہونا بنص قرآنی و بحدیث مشہور قوی ثابت ہوا۔ اور ان شرابوں کا حرام ہونا بحدیث الواحد یا اجماع ظنی ثبوت ہوا۔ پس وہ قطعی نہیں ہے۔ ولا یجب الحد بشربھا حتی یسکر ویجب بشرب قطرۃ من الخمر۔ اور فرق دوم یہ ہے کہ ان شرابوں کے پینے سے حد شرعی واجب نہ ہوگی یہاں تک کہ اس کو نشہ ہو جائے۔ اور خمر سے ایک قطرہ پینے پر حد واجب ہوگی۔ ف کیونکہ خمر کی تحریم بوجہ نفس کے ہے اور نشہ کی علت سے نہیں ہے، اور دیگر مسکرات کی حرمت اجتہادی بوجہ سکر کے ہے لہٰذا اگر مسکرات دیگر سے اس قدر پیا کہ نشہ نہ ہوا تو حد نہیں ماری جائے گی۔ پھر آیا اس قدر پینا کہ نشہ نہ ہو مباح ہے کہ نہیں تو اس میں اختلاف ہے۔ اور اکثر معتمد یہ جانا گیا کہ مباح ہے لیکن گروہ قلیل کی تائید قول ہیں وہ احادیث ہیں جن میں چھوہارے وغیرہ کی شراب کو خمر کہا گیا ہے اور حد ساقط ہونا بوجہ عدم قطعیت کی اس امر کا منافی نہیں کہ عمل کی حرمت میں مساوی ہوں۔ فافہم۔ م۔ ونجاستھا خفیفۃ فی روایۃ وغلیظۃ فی الاخرٰی۔ اور دیگر شرابوں کی نجاست ایک روایت میں خفیفہ ہے۔ اور ایک روایت میں غلیظہ ہے۔ ونجاسۃ الخمر غلیظۃ روایۃ واحدۃ۔ اور خمر کی نجاست بالاتفاق ایک روایت ہے کہ نجاست غلیظہ ہے۔ ویجوز بیعھا ویضمن متلفھا عند ابی حنیفۃ رح خلافا لھما فیھما۔ اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک سوائے خمر کے دیگر شرابوں مذکورہ کی بیع جائز ہے، اور ان کے تلف کرنے والے پر تاوان واجب ہوگا بخلاف صاحبین کے، کہ صاحبین رح کے نزدیک بیع بھی جائز ہے اور تاوان بھی لازم نہ ہوگا۔ لانہ مال متقوم ابو حنیفہ رح کی دلیل یہ ہے کہ دیگر شرابیں قیمتی مال ہیں۔ وما شھدت دلالۃ قطعیۃ بسقوط تقومھا بخلاف الخمر

لہ فیہ نظر ظاھر ۱۲ م

غیران عندہ تجب قیمتہا لا مثلہا علی ما عرف ولا ینتفع بہا بوجہ من الوجوہ لانہا محرمۃ۔ اور کوئی دلیل قطعی اس بات پر شاہد نہیں ہے کہ ان شرابوں کا قیمتی ہونا ساقط ہو گیا بخلاف خمر کے کہ اس کا تقوم بدلیل قطعی ساقط ہے، لیکن اتنی بات ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک دیگر شرابوں کے تلف کرنے والے پر ان کی قیمت واجب ہوگی، اور مثل واجب نہ ہوگا جیسا کہ اصول میں معلوم ہو چکا ہے، اور خمر کی طرح ان شرابوں سے بھی کسی طور پر نفع نہیں لیا جائے گا کیونکہ یہ سب حرام ہیں ف لیکن جب یہ سب حرام ہیں کہ ان سے کسی طرح انتفاع جائز نہیں ہے تو یہ کیونکر قیمتی ہو سکتی ہیں کیونکہ علمائے تصریح کر دی کہ مال متقوم ہونے کے یہی معنی ہیں کہ ان سے انتفاع شرعاً مباح ہو۔ تو جب انتفاع مباح نہیں تو تقوم بھی نہ در رہے۔ علاوہ بریں دلیل قطعی تو اعتقاد کے واسطے لازم آتی ہے اور عملیات میں غالب گمان کافی ہے تو حق عمل میں ان شرابوں کا قیمتی ہونا ساقط ہے۔ نتائج الافکار۔ وعن ابی یوسف رح انہ یجوز بیعہا اذا کان الذاہب بالطبخ اکثر من النصف دون الثلثین۔ اور امام ابو یوسف رح سے نوادر میں مذکور ہے کہ سوائے خمر کے دیگر شرابوں میں دو تہائی سے کم اور نصف سے زیادہ جل گیا ہو تو ان کی بیع جائز ہے۔ فی الجامع الصغیر وما سوی ذلک من الاشربۃ فلا باس بہ قالوا ہذا الجواب علی ہذا العموم والبیان لا یوجد فی غیرہ۔ اور جامع صغیر میں مذکور ہے کہ خمر کے سوائے سکر و بادہ و منصف یہ سب بھی چھوڑ کر باقی شرابوں میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مشائخ رح نے فرمایا کہ اس عموم بیان کے ساتھ کسی کتاب میں یہ حکم نہیں معلوم ہوتا ہے۔ وہو نص علی ما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل والذرۃ حلال عند ابی حنیفۃ رح ولا یحد شاربہ عندہ وان سکر منہ ولا یقع طلاق السکران منہ بمنزلۃ النائم ومن ذہب عقلہ بالبنج ولبن الرماک اور یہ جامع صغیر کی عبارت صریح ہے کہ جو گیہوں و جو و شہد و جوار سے بنائی جاوے وہ ابو حنیفہ رح کے نزدیک حلال ہے اور اس کے پینے والے کو حد نہیں ماری جائے گی اگرچہ وہ اس سے نشہ میں ہو جائے۔ اور جو شخص اس کے پینے سے مست ہو گیا اس کی طلاق واقع نہ ہوگی جیسے اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جو خواب میں ہو یا جس کی عقل بوجہ خراسانی اجوائن یعنی بھنگ سے یا گھوڑی مادہ کا دودھ پینے کے زائل ہوئی ہو۔ وعن محمد رح انہ حرام ویحد شاربہ اذا سکر منہ ویقع طلاقہ اذا سکر منہ کما فی سائر الاشربۃ المحرمۃ۔ اور امام محمد رح نے کہا کہ گیہوں و جو وغیرہ کی بنائی ہوئی شراب بھی حرام ہے اور اس کے پینے والے کو حد ماری جائے گی جب نشہ میں ہو (اور اسی قول پر فتویٰ ہے) النہایہ۔ اور اگر وہ اس سے نشہ میں ہو کر طلاق دے تو اس کی طلاق بھی واقع ہو جائے گی جیسے دیگر شرابہائے محرمہ کے مست کی طلاق ہوتی ہے۔ وقال فیہ ایضا وکان ابو یوسف رح یقول ما کان من الاشربۃ یبقی بعد ما یبلغ عشرۃ ایام ولا یفسد فانی اکرہہ ثم رجع الی قول ابی حنیفۃ رح۔ اور یہ بھی جامع صغیر میں مذکور ہے کہ ابو یوسف رح پہلے کہتے تھے کہ شرابوں میں سے جو شراب کہ رسیدہ ہو جانے کے بعد دس دن باقی رہے اور خراب نہ ہو تو میں اس کو حرام جانتا ہوں۔ پھر اس سے رجوع کر کے ابو حنیفہ رح کا قول اختیار کیا۔ وقولہ الاول مثل قول محمد رح ان کل مسکر حرام الا انہ تفرد بہذا الشرط۔ اور ابو یوسف رح کا پہلا قول مثل قول امام محمد رح ہے کہ ہر مسکر حرام ہے، صرف اتنا فرق تھا کہ یہ شرط ابو یوسف رح نے تنہا لگائی ف یعنی دس دن تک باقی رہے اور نہ بگڑے تو حرام ہے۔ اور یہی ابن عباسؓ کا قول ہے۔ چنانچہ ضحاک رح نے ابن عباس رضہ سے روایت کی جو نبیذ دبرنگ چھوڑ دینے سے خراب نہ ہو بلکہ اچھی ہو جائے تو اس میں خیر نہیں ہے یعنی حرام ہے۔ اور اس اثر کو ابن شیبہ نے روایت کیا اور یہ اسناد صحیح ہے سوائے اتنی بات کے کہ ضحاک نے خود ابن عباس کو نہیں پایا۔ ومعنی قولہ یبلغ یغلی ویشتد۔ اور قول ابی یوسف رح کہ رسیدہ ہو جاوے، اس کے یہ معنی کہ جوش کھا کر تند ہو جاوے۔ ومعنی قولہ ولا یفسد ولا یحمض۔ اور قول ابی یوسف رح کہ خراب نہ ہو اور نہ بگڑے اس کے یہ معنی کہ کھٹی نہ ہو جائے۔ ووجہہ ان بقاء ہذہ المدۃ من غیر ان یحمض دلالۃ قوۃ وشدتہ فکان اٰیۃ حرمتہ

ومثل ذٰلك مارویٰ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دس دن تک باقی رہنا بدون اس کے کہ کھٹی ہوجاوے اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں قوت و شدت ہے تو یہ اس کے حرام ہونے کی دلیل ہے اور ایسی ہی شرط ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وابوحنیفۃ رحمہ اللہ یعتبر حقیقۃ الشدۃ علی الحد الذی ذکرناہ فیما یحرم اصل شربہ وفیما یحرم السکر منہ علی ما نذکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ وابو یوسف رحمہ اللہ رجع الیٰ قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فلم یحرم کل مسکر و رجع عن ھذا الشرط ایضًا۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حقیقی شدت اس حد پر اعتبار کی جو ہم نے اوپر بیان کی یعنی جوش کھاکر تند پڑی اور جھاگ ڈالی خواہ وہ ایسی شراب ہو تو اصلی حرام ہے یعنی خمر اور خواہ ایسی شراب ہو جس سے نشہ حرام ہے چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو بیان کریں گے۔ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی جانب رجوع کیا۔ پس ہر مسکر کو حرام نہیں ٹھہرایا۔ اور شرط مذکور سے بھی رجوع کیا یعنی دس دن میں بگڑنے کی شرط سے بھی رجوع کیا و قال فی المختصر ونبیذ التمر والزبیب اذا طبخ کل واحد منہما ادنیٰ طبخۃ حلال وان اشتد اذا شرب منہ ما یغلب علی ظنہ انہ لا یسکر من غیر لھو ولا طرب وھٰذا عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وابی یوسف رحمہ اللہ وعند محمد والشافعی رحمہ اللہ حرام و الکلام فیہ کالکلام فی المثلث العنبی وننکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور مختصر قدوری میں مذکور ہے کہ چھوارے کی نبیذ و انگور کی نبیذ یعنی ان کا بھگویا ہوا پانی جبکہ تھوڑا پکایا جاوے تو حلال ہے اگرچہ وہ تند ہو کر جوش سے جھاگ ڈالے، بشرطیکہ اس میں سے اس قدر پیئے کہ غالبًا اس سے نشہ نہ ہوگا اور لہو و طرب کی نیت نہ ہو۔ اور یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ اور امام محمد رحمہ اللہ و شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا قلیل و کثیر سب حرام ہے۔ اور جیسے مثلث انگوری میں کلام ہے ویسے ہی کلام اس میں ہے، اور ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ قال ولا باس بالخلیطین لما روی عن ابن زیاد انہ قال سقانی ابن عمر رضی اللہ عنہ شربۃ ما کدت اھتدی الی اھلی فغدوت الیہ من الغد فاخبرتہ بذٰلك فقال ما زدناك علی عجوۃ وزبیب وھٰذا من الخلیطین وکان مطبوخا لان المروی عنہ حرمۃ نقیع الزبیب وھو النی منہ۔ چھوارے اور انگور کو ملا کر شربت نکالنے میں مضائقہ نہیں ہے کیونکہ ابن زیاد نے روایت کی کہ مجھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شربت پلایا کہ قریب تھا کہ میں اپنے گھر نہ پہنچوں۔ پھر دوسرے روز جاکر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو تجھے صرف عجوہ چھوارے اور خشک انگور کے سوائے اور کوئی چیز نہیں پلائی۔ (رواہ محمد فی الآثار) اور یہ نبیذ خرما و انگور خلیط تھے، اور پکائے ہوئے تھے، کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت آئی کہ انگور بھگو کر اس کا کچا پانی حرام کہتے تھے ف لیکن شارحین رحمہ اللہ نے یہ روایت نہیں پائی۔ اور روایت ابن زیاد کو امام محمد رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ اخبرنا ابوحنیفۃ رحمہ اللہ عن سلیمان الشیبانی عن ابن زیاد الیٰ اٰخرہٖ۔ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ حافظ العصر شیخ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ میں ابن زیاد کو نہیں پہچانتا اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے اس کا نام بیان کیا ہے۔ عینی رحمہ اللہ نے کہا کہ سلیمان الشیبانی تو ابو اسحاق ہے، اور ابن زیاد یہ عبداللہ بن زیاد ہے۔ منذری رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ شیخ مرتضیٰ حسینی نے کہا کہ بظاہر محمد بن زیاد ہے جو شعبہ کے شیوخ میں ہے اور اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، اور وہ ابن سیرین کے اقران میں سے ہے بالجملہ وہ عبداللہ بن زیاد ہو یا محمد بن زیاد ہو یا ابن زیاد ابو مریم ہو، بہر صورت یہ شخص ثقہ ہے۔ اور ابوحنیفہ نے ابن عمر و ابراہیم نخعی سے بھی جواز روایت کیا۔ وما روی انہ علیہ السلام نھی عن الجمع بین التمر والزبیب والرطب والبسر محمول علی حالۃ الشدۃ وکان ذٰلك فی الابتداء اھ۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کہ آپ نے چھوارہ و انگور جمع کرنے سے منع فرمایا یا گدر خرمہ و خام جمع کرنے سے منع فرمایا، تو یہ محمول ہے کہ قحط سالی کی حالت میں تھا اور یہ ابتداء میں تھا ف یعنی تو نگروں کو اس امر سے منع کر دیا کہ چھوارے و انگور کو جمع کرکے نہ کھائیں یعنی ایک ہی چیز کھائیں اور دوسری محتاجوں کو دیں تاکہ فقیروں کا بھلا ہو۔ لیکن یہ تاویل مشکل ہے۔ اس واسطے کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیب اور چھوارے دونوں کو جمع کرکے نبیذ لینے سے منع فرمایا اور خام و

گدر چھوارے کو جمع کرکے نبیذ لینے سے منع فرمایا، رواہ البخاری ومسلم۔ اور اسی کے مانند حدیث ابوقتادہ میں مذکور ہے مع زیادت کے کہ فرمایا، ہر ایک سے علیحدہ نبیذ بناؤ۔ رواہ الستۃ الا الترمذی۔ اور یہی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے۔ رواہ مسلم۔ اور یہی ممانعت حدیث ابن عباس وابن عمر وابوسعید خدری رضی اللہ عنہم میں وارد ہے۔ کما رواہ مسلم۔ پس اگر ابن زیاد کی روایت صحیح ہو تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معارض ہو۔ لیکن مصنف رحمہ نے جواب دیا کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں بحالت قحط ممانعت تھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آسانی دی تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور یہی امام محمد رحمہ نے ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم النخعی روایت کیا کہ یہ ابتداء میں تنگی معیشت کی وجہ سے تھا، جیسے چھوارے ملا کر گوشت وسمن سے ممانعت تھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر فراخی دی تو اب کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ کما فی الآثار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ت ع م۔ قال ونبیذ العسل والتین ونبیذ الحنطۃ والذرۃ والشعیر حلال وان لم یطبخ۔ قدوری نے کہا کہ نبیذ شہد وانجیر حلال ہے۔ اور نبیذ گندم و جوار[1] و جو بھی حلال ہے، اگرچہ پکائی نہ جاوے۔ وھذا عند ابی حنیفۃ رحمہ وابی یوسف رحمہ اذا کان من غیر لھو وطرب۔ اور یہ امام ابوحنیفہ رحمہ وابویوسف رحمہ کا قول ہے، بشرطیکہ بغیر لہو وطرب ہو۔ لقولہ علیہ السلام الخمر من ھاتین الشجرتین واشار الی الکرمۃ والنخلۃ خص التحریم بھما والمراد بیان الحکم۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر تو ان دو درختوں سے ہے۔ اور درخت انگور وخرما کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ مسلم۔ پس آپ نے انہیں دونوں درختوں کے ساتھ خاص فرمائی، اور اس سے مراد بیان حکم ہے، یعنی حرمت خمر کا حکم ان دو درختوں انگور وخرما سے ہوتا ہے۔ پس اس سے لازم آیا کہ شہد وانجیر وغیرہ سے نہ ہوگا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ استدلال مشکل ہے کیونکہ حدیث میں آیا کہ ہر مسکر خمر ہے، کما رواہ مسلم وغیرہ۔ اور پہلے معلوم ہوا کہ فتویٰ امام محمد رحمہ کے قول پر ہے کہ ہر مسکر حرام ہے اور یہی حق ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ ثم قیل یشترط الطبخ فیہ لاباحتہ وقیل لا یشترط وھو المذکور فی الکتاب لان قلیلہ لا یدعو الی کثیرہ کیف ماکان وھل یحد فی المتخذ من الحبوب اذا سکر منہ قیل لا یحد وقد ذکرنا الوجہ من قبل قالوا والاصح انہ یحد فانہ روی عن محمد رحمہ فیمن سکر من الاشربۃ انہ یحد من غیر تفصیل وھذا لان الفساق یجتمعون علیہ فی زماننا اجتماعھم علی سائر الاشربۃ بل فوق ذلک وکذلک المتخذ من الالبان اذا اشتد فھو علی ھذا وقیل ان المتخذ من لبن الرماک لا یحل عند ابی حنیفۃ اعتبارا بلحمہ اذ ھو متولد منہ قالوا والاصح انہ یحل لان کراھۃ لحمہ لما فی اباحتہ من قطع مادۃ الجھاد او لاحترامہ فلا یتعدی الی لبنہ۔ پھر بعض نے کہا کہ ان حبوب سے بنائی ہوئی شراب مباح ہونے کے لیے پکانا شرط ہے اور بعض نے کہا کہ شرط نہیں ہے اور یہی کتاب قدوری میں مذکور ہے کیونکہ اس میں سے قلیل جانب کثیر داعی نہیں ہوتا ہے چاہے خام ہو یا مطبوخ ہو۔ پھر اگر حبوب کی بنائی ہوئی شراب سے نشہ میں ہوگیا تو بعض نے کہا کہ حد ماری جائے گی اور بعض نے کہا کہ حد نہیں ماری جائے گی۔ اور ہم نے سب کی وجہ سابق میں بیان کی۔ مشائخ رحمہ نے فرمایا کہ اصح یہ ہے کہ حد مارا جائے گا کیونکہ امام محمد رحمہ سے روایت ہے کہ جو شخص ان شرابوں سے نشہ میں ہوا اس کو حد ماری جائے گی اور اس قول میں امام محمد رحمہ نے کوئی تفصیل نہیں فرمائی، یعنی شراب حبوب یا غیر حبوب کا کچھ فرق نہیں ہے اور حد کی وجہ یہ ہے کہ فاسق لوگ ہمارے زمانہ میں دیگر خمراوں کی طرح ان خمراوں پر بھی مجتمع ہوتے ہیں، بلکہ ان سے بڑھ کر مجتمع ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح جو شراب کہ گھوڑوں وغیرہ کے دودھ سے بنائی جائے جب اس میں اشتداد وتندی آجائے تو اس میں بھی ایسا ہی اختلاف ہے۔ اور بعض نے کہا کہ گھوڑوں کے دودھ سے جو شراب بنائی جائے وہ امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک حلال نہیں ہے بقیاس اس کے گوشت کے کیونکہ دودھ تو گوشت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مشائخ رحمہ نے فرمایا کہ

---

[1] قولہ یعنی جوار بمعنی چینوان واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ م

اصح یہ ہے کہ وہ ابو حنیفہ رح کے نزدیک حلال ہے، کیونکہ اس کے گوشت کی کراہت اس وجہ سے کہ اس کے مباح ہونے میں مادۂ جہاد قطع ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ اس کا گوشت محترم ہے تو یہ علت اس کے دودھ کی جانب متعدی نہ ہوگی قال وعصیر العنب اذا طبخ حتی ذہبا ثلثاہ وبقی ثلثہ حلال وان اشتد وھذا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف وقال محمد ومالک والشافعی رح حرام وھذا الخلاف فیما اذا قصد بہ التقوی اما اذا قصد بہ التلہی لا یحل بالاتفاق وعن محمد مثل قولہما وعنہ انہ کرہ ذلک وعنہ انہ توقف فیہ اور شیرہ انگور جب پکایا جاوے یہاں تک کہ اس کی دو تہائی چل جائے اور ایک تہائی باقی رہے تو وہ حلال ہے اگرچہ اس میں جوش و اشتداد ہو، اور یہ امام ابو حنیفہ و ابو یوسف کا قول ہے اور امام محمدؒ و مالکؒ و شافعیؒ نے فرمایا کہ حرام ہے اور یہ اختلاف ایسی صورت میں ہے کہ اس کے پینے سے عبادات پر قوت مقصود ہو اور اگر اس لہو و طرب مقصود ہو تو بالاتفاق حلال نہیں ہے، اور امام محمدؒ سے ایک روایت مثل قول ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ مروی ہے اور تیسری روایت یہ ہے کہ امام محمدؒ نے اس کو مکروہ جانا اور چوتھی روایت یہ ہے کہ امام محمدؒ نے اس میں توقف کیا، لہم فی اثبات الحرمۃ قولہ علیہ السلام کل مسکر خمر وقولہ علیہ السلام ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ویروی عنہ علیہ السلام ما اسکر الجرۃ منہ فالجرعۃ منہ حرام ولان المسکر یفسد العقل فیکون حراما قلیلہ وکثیرہ کالخمر۔ امام محمدؒ و امام مالکؒ و شافعیؒ کی دلیل احادیث و قیاس ہے۔ حدیث اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسکر خمر ہے اور حدیث دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کا کثیر نشہ کرے تو اس کا قلیل بھی حرام ہے، اور حدیث سوم یہ کہ جس میں سے ایک گھڑا نشہ کرے اس میں سے ایک گھونٹ حرام ہے اور دلیل قیاس یہ ہے کہ مسکر بھی عقل کو بگاڑتا ہے تو اس میں سے بھی قلیل و کثیر حرام ہوگا، جیسے خمر میں ہے ف حدیث اول صحیح مسلم میں موجود ہے۔ دوم کو نسائی وعبدالرزاق نے روایت کیا اور حدیث سوم جو دوم کے معنی میں ہے اور وہ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ چنانچہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان باسناد صحیح۔ اور حدیث سعد بن ابی وقاص بروایت نسائی و ابن حبان باسناد صحیح، حتی کہ منذری نے کہا کہ اس کی اسناد اس باب میں سب سے جید ہے، و حدیث علی رضی اللہ عنہ بروایت دارقطنی و حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و احمد باسناد صحیح، و حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت اسحاق والطبرانی باسناد جید، حدیث فرات بن جبیر بروایت حاکم و دارقطنی، و حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بروایت طبرانی، پس معلوم ہوا کہ حدیث صحیح ہے، ولہما قولہ علیہ السلام حرمت الخمر لعینہا ویروی بعینہا قلیلہا وکثیرہا والسکر من کل شراب اور ابو حنیفہ رح و ابو یوسف کی دلیل یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کی گئی خمر بذات خود اس کا قلیل و کثیر سب اور دیگر شرابوں سے سکر حرام کیا گیا ہے ف لیکن یہ حدیث مرفوع ثابت نہیں ہوئی بلکہ خود امام ابو حنیفہ رح نے مانند عقیلی وغیرہ کے اس کو ابن عباسؓ کا قول روایت کیا ہے، خص السکر بالتحریم فی غیر الخمر اذ العطف للمغایرۃ تو خمر کے سوائے دیگر شرابوں میں خصوص نشہ حرام کیا گیا ہے کیونکہ عطف تو مغائرت کے واسطے ہے ف یعنی خمر پر دیگر کا عطف کیا پس

اگر دیگر شرابوں میں بھی عین حرام ہو تو علت بیکار ہو، لہٰذا فرق یہ ہے کہ خمر بذاتہ حرام ہے اور دیگر میں نشہ حرام ہے۔ رہا جواب قیاس تو یہ مسلم کہ مفسد عقل حرام ہے وان المفسد ھو القدح المسکر اور مفسد وہ قدح ہے جو مسکر ہو، وھو حرام عندنا اور یہ ہمارے نزدیک بھی حرام ہے انما یحرم القلیل منہ لانہ یدعو لرقتہ ولطافتہ ای الکثیر فاعطی حکمہ والمثلث لغلظہ لا یدعو وھو فی نفسہ غذاء فبقی علی الاباحۃ اور خمر میں سے قلیل اسی وجہ سے حرام ہوا کہ خمر اپنی رقت و لطافت کی وجہ سے کثیر کی جانب داعی ہوتی ہے تو قلیل کو بھی کثیر کا حکم دے دیا گیا اور مثلث بوجہ گاڑھے پن کے اس کی جانب داعی نہیں ہوتا ہے اور یہ بذات خود ایک غذا ہے تو وہ اباحت پر باقی ہے۔ ف لیکن یہ سب توجیہات بمقابلہ حدیث کے کیونکر مقبول ہوں گی لہٰذا جواب دیا والحدیث الاول غیر ثابت علی ما بیناہ اور حدیث اول یعنی ہر مسکر خمر ہے، ثابت نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ف کہ اس میں یحیی ابن معین رحمہ نے طعن کیا ہے اور کیونکہ وہ تو صحیح مسلم کی روایت ہے بلکہ اس کی صحت تسلیم کرنا لازم ہے لہٰذا اس کو تسلیم کر کے جواب دیا ثم ھو محمول علی القدح الاخیر اوھو المسکر حقیقۃ، پھر بعد تسلیم صحت کے حدیث مذکور اس مسکر کے قدح اخیر پر محمول ہے کیونکہ نشہ کرنے والا درحقیقت یہی قدح اخیر ہے ف تو معلوم ہوا کہ قدح اخیر کو خمر کا حکم یعنی حرام ہے لیکن مخفی نہیں کہ حدیث دوم و سوم کا جواب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں صریح یہ مذکور ہے کہ جس کا کثیر سکر ہو اس میں سے قلیل بھی حرام ہے اور اوپر معلوم ہوا کہ یہ حدیث متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے بطریق متعدد ثبوت ہے کہ وہ بحد شہرت پہنچ گئی اور اس میں اس تاویل کو گنجائش نہیں ہے، اب رہا یہ کہ مثلث میں پانی ڈال کر رقیق کر دیا گیا تو کیا حکم ہے، والذی یصب علیہ الماء بعد ما ذھب ثلثاہ بالطبخ حتی یرق اور وہ مثلث کو پکانے سے دو تہائی جل جانے کے بعد اس میں پانی ڈالا گیا کہ وہ رقیق پڑ گیا ثم یطبخ طبخۃ پھر وہ پکایا گیا حکمہ حکم المثلث لان صب الماء لا یزیدہ الا ضعفا، تو اس کا حکم بھی مثل مثلث کے ہے اس واسطے کہ پانی ڈالنے سے اس میں سوائے ضعف کے کچھ نہیں بڑھے گا ف یعنی اس میں اشتداد نہیں ہو سکتا بلکہ وہ پانی ڈالنے سے زیادہ کمزور ہو جائے گا، بخلاف ما اذا صب الماء علی العصیر ثم یطبخ حتی یذھب ثلثا الکل، برخلاف اس کے کہ اگر شیرہ انگور خام میں پانی ڈالا گیا، پھر وہ پکایا گیا حتی کہ اس کل کا دو تہائی جل گیا ف تو باقی حلال نہیں ہے لان الماء یذھب اولا للطافتہ او یذھب منھما فلا یکون الذاھب ثلثی ماء العنب اس واسطے کہ پانی اپنی لطافت کی وجہ سے پہلے اڑ جائے گا یا جو کچھ اڑا وہ پانی و شیرہ دونوں سے مل کر گیا تو خالی آب انگور میں سے دو تہائی نہیں گیا ف پس وہ مثلث نہ ہوا تو حلال بھی نہ ہوا، ولو طبخ العنب کما ھو اور اگر انگور کا دانہ جیسا ہے ویسا ہی پکایا گیا ف یعنی دانہ انگور کو بغیر پانی ڈالے پکایا جاوے، ثم یعصر پھر وہ نچوڑا جاوے یکتفی بادنی طبخۃ فی روایۃ عن ابی حنیفۃ، تو ابو حنیفہ سے ایک روایت میں کمتر پکانا کافی ہے ف یہ شرط نہیں کہ اس قدر پکایا جاوے کہ دو تہائی جل جاوے وفی روایۃ عنہ لا یحل ما لم یذھب ثلثاہ بالطبخ اور دوسری روایت میں ابو حنیفہ رح سے آیا کہ وہ حلال نہ ہوگا جب تک کہ پکانے سے دو تہائی نہ جل جاوے، وھو الاصح لان العصیر قائم فیہ من غیر تغیر فصار کما بعد العصر اور یہی اصح روایت و اصح قول ہے اس واسطے کہ شیرہ تو انگور کے اندر بدوں